

نرس۔ پلنگ کے پاس آ کر گر تم کو تو باہر جانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اگر رات کو مس باسٹ آگئی۔ تو کیا اس کو بھی تم پہلی سوٹر کار والوں کا ایک دانو خیال کرتے ہو؟

اسٹورٹ۔ مجھے ایسا خیال کرنے میں کوئی شک نہیں۔

نرس۔ آہ بچاری لڑکی سخت خطرہ کی حالت میں ہوگی۔ ہاں تم کو ضرور دوسرا بھیس بدلنا چاہیئے۔ اور یہاں ہی اسی کمرہ میں مجھے اپنا پرانہ کپڑوں کا جوڑا دیدو۔ میں نصف گھنٹہ میں دیہاتی شکار چور کا لباس بنا دوں گی۔ لیکن تمہارے چہرہ کی بابت ہ

اسٹورٹ ہنس کر اس کے لئے تم ذرا فکر نہ کرو۔ مجھے اس کا بنانا آسان بات ہے۔ جبکہ میں نے عجیب شکلوں میں پنجاب کے دیہات میں جا کر بھرموں کو کپڑ کر انصاف کے حوالہ کیا ہے میں اپنی صورت بدلتا ہوں۔ اور تم جلدی کپڑ درست کرو جبکہ ایک گھنٹہ کے بعد ایک پرانی پشمینہ کی ٹوپی جس پر تمام کچھڑ لگا ہوا تھا۔ اور کپڑوں کا جوڑا بھی نرس ہیڈ فرن کی ہوشیار انگلیوں نے حسب منشاء تیار کر دیا تھا۔ اور جس کو اسٹورٹ پہن کر ایک اچھے خاصے بیکار دیہاتی کے لباس و شکل میں ہو گیا تھا۔

گرمی کے دنوں کی رات قریب آتی جاتی کتنی جب اسٹورٹ نے نرس سے کہا کہ جاؤ نیچے جا کر دیکھ آؤ۔ وینی واپس تو نہیں آئی نرس نیچے جا کر جلد واپس آگئی۔ اور کہا کہ وینی تو نہیں آئی

دینی کا ہی کھوج لگانا پڑے گا۔ جو وہ دریافت کیا ہوا راز بھی اپنے ساتھ لے کر گم ہو گئی ہے۔

ایک آفت سے تو سرمر کے ہوا تھا بچنا  
پڑ گئی دوسری کیسی سرے اللہ نئی

کیونکہ اس دوسرے ٹن کی بابت اسٹورٹ خود کچھ یقینی نتیجہ نہ نکال سکا تھا۔ کہتے ہیں کہ دینی ہوا کھانے گئی ہے۔ اور ابھی آتی ہوگی۔ یہ کہنے کو تو ایک آسان جملہ ہے۔ مگر دراصل دینی کا گم ہونا دشمنوں کا دوسرا دانو ہے۔ اور اب اسے یہاں لیٹانا نہ رہنا چاہئے بلکہ کچھ کرنا چاہئے۔ اور وہ یہ سوچتے ہوئے یوں بے تحاشہ اٹھٹکا کہ تیس ریڈزن ڈرگئی۔ جو فوراً بیٹھی ہوئی اس کے نو لادی چہرہ کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہی تھی۔

اسٹورٹ۔ ذرا جوش سے نرس آج رات مجھ کو باہر جانا چاہئے جبکہ تمہارا یہ کام ہو گا کہ تم میری غیر حاضری کو چھپانا۔ ڈاکٹر دن نکلے سے پیشتر نہ آدلیگا۔ سو اس کا کچھ ذکر نہیں۔ باقی جو کوئی میری مزاج پرسی کو آئے اسے صاف جواب دیدو۔ کہ مجھے جنون ہو گیا ہے۔ اور میرے نزدیک جو جاو لگا احتمال ہے اسے تکلیف پہونچے گی میں تم کو جانتا ہوں کہ تم بڑی عقلمند اور ہوشیار عورت ہو اور ساتھ ہی مجھے بھیس بدلنے کا سامان چاہئے۔ یعنی دیہاتی شکاری چور کا جوڑا۔

جن کے ہنچے تھک ایک خندق بھی طے کرنا پڑتا تھا۔

اسٹورٹ کے جنگل میں جانے کی یہ وجہ تھی کہ دوسراٹن جھوپڑے کے نزدیک ملا تھا۔ اور یہ اتنا اسے راڈی کی زبانی جب وہ اپنی بہن سے باتیں کر رہا تھا جس سے اُسے شبہ ہوا کہ کہیں اُس محافظ کے جھوپڑے کو بد معاشوں نے اپنا صدر گاہ نہ بنایا ہو۔ اس خیال سے یہ بجائے کہیں اور جانے کے سیدھا جنگل ہی کو آیا۔ جہاں اُسے یہ نہ معلوم کتنا کہ آیا اعلیٰ محافظ شادی شدہ ہے اور اُس کے بچے ہیں یا وہ مجرّم ہے۔ یا اُس کا کوئی مددگار بھی ہے۔ سوائے اس حلیہ کے جو دینی نے بتلایا تھا۔ کہ بد معاش دیوزاد لوکس سیاہ بالوں والا تھا اور ان تمام باتوں کے ہونے پر بھی اُسے شک نہ ہوا تھا کہ وہ ٹن نواب کے اعلیٰ محافظ بنے ہوئے تھے۔

آخر کار اسٹورٹ ذرا سی صاف جگہ دیکھ کر خندق میں اتر کر اوپر چڑھتے ہوئے اپنے سامنے کی جھاڑیاں ایک طرف کرتا گیا۔ لیکن وہ ابھی چند گز بھی نہ گیا تھا کہ اس کا گھٹنا زور سے ایک سخت کھنچی ہوئی خفیہ تار سے لگا۔ اور جس کے لگنے کے ساتھ ہی زور سے ایک دھڑاکا ہوا اور بندوق چلنے کی آواز آئی۔

اسٹورٹ اُوہ تجھے خدا کی ماریہ تو ابھی بد شکونی ہوئی۔ اب

لیکن رئیس صاحب راڈرک دوسرے نوکر اُسے ادھر ادھر  
 ڈھونڈھنے گئے ہیں۔ بلکہ خادمہ کو بھی گاؤں بھیج دیا ہے کہ ہر  
 ایک جھونپڑا جا کر دیکھے۔

(اسٹورٹ اپنے بھیس کو آئینہ میں دیکھ کر) تو اس حالت میں  
 جبکہ گھر آدمیوں سے خالی ہے۔ مجھے یہاں سے چلنا چاہئے میں  
 میں سامنے کی سیڑھیوں سے ہو کر کھڑکی کے راستہ باغیچہ میں پورے  
 پھر وہاں سے لیموں کے درختوں میں سے ہوتا ہوا باہر نکل جاؤں گا  
 میں تمہیں اپنی واپسی کا کوئی وقت نہیں بتلا سکتا۔ لیکن جس وقت  
 واپس آتا تو میں کنکری پھیکوں گا۔ جب مجھے یقین ہے کہ تم مجھے  
 اندر آتے ہوگی۔

نرس۔ آہستہ سے میں نہارا انتظار کرتی بیٹھی رہوں گی۔  
 خوش قسمتی سے اسٹورٹ کو کسی نے نہ دیکھا۔ اور یہ باغیچہ میں  
 پہنچ گیا۔ جہاں اُسے دور سے وہ لوگ جو دینی کو تلاش کرنے  
 گئے تھے واپس آتے ہوئے معلوم ہوئے۔ تو یہ جھٹ وہیں جھاڑوں  
 میں چھپ گیا۔ اور جب وہ قریب سے گزرے تو ان کی باتیں سننے  
 لگا۔ اور اُسے معلوم ہو گیا کہ ادھیں دینی نہیں ملی۔ اور جب وہ  
 گندگئے تو یہ باغیچہ کی پختہ دیوار پر چڑھ باہر کود گیا۔ اور سیدھا پارٹ  
 لاک جنگل کے راستہ پر ہولیا۔ نصف میل طے کرنے پر وہ جنگل  
 کی حدود پر پہنچ گیا۔ جو تمام کانٹے دار اونچی جھاڑیاں تھیں

گئے تپوں میں چھپا ہوا تھا۔ دوسرے اندھیرا بھی تھا۔ یہ صاف نہ دیکھ سکا کہ کون کون ہیں۔ یا نیچے کیا ہو رہا ہے۔ لیکن اگر وہ دیکھ نہ سکتا تھا تو بہت کچھ سن سکتا تھا۔ اسی اٹنائے میں اُسے نیچے سے کسی کے ہانپنے اور وحکم وھٹکا کی آواز آئی۔ جس سے یہ سمجھ گیا کہ دونوں بغیر سمجھے آپس میں لڑ رہے ہیں۔ جبکہ آن میں سے ایک ہانپتا ہوا بولا۔ خدا جھوٹ نہ بولائے تو یہ خود مسٹر لوکس ہے۔

دوسرا۔ اور تم نے کیا سمجھا تھا کہ میں کون تھا۔؟

پہلا۔ میں سمجھا تھا کہ کوئی شکاری چور ہے۔ اس نے خطرہ کی بندوق کی آواز سن کر یہاں دوڑ آیا۔ کہ شاید میں اُسے پکڑ سکوں۔ لیکن بجدا تم نے میرے اچھے ٹکے لگائے کہ بدن مترا رہا ہے۔

دوسرا۔ تو شاید تم مجھے پولیس میں پر حملہ کرنے کے جرم میں گردا لو گے۔؟

پہلا۔ خوب کھل کھلا کر منہ سنا۔ جس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ دوست ہو گئے ہیں۔ اُوہ اس وقت نہیں۔ مسٹر لوکس کیونکہ تم نہ سمجھتے تھے کہ تم کس سے لڑ رہے تھے۔ اسٹورٹ کو اب صاف معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ بغیر پہچانے لڑ رہے ہیں۔ گو یہ یقینی تھا کہ لوکس کو لوٹنے سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کس سے لڑ رہا ہے۔ پھر تعجب ہے



میرا خجل میں جانا لا حاصل ہے۔ کیونکہ خطرہ کی بندوق کی آواز سے شکار گاہ کا محافظ اور اس کے مددگار خبردار ہو گئے ہونگے جس تار سے اُس کا گھٹنا ٹکرایا تھا۔ وہ خطرہ ظاہر کرنے کی بندوق میں بندھی ہوئی تھی۔ اور اسی متعدد بندوقیں خجل کے ہر حصہ میں لگی ہوئی تھیں) جس کے دبنے کے ساتھ ہی بندوق بھی چل گئی۔ وہ لوگ ابھی اس طرف دوڑے آتے ہوں گے۔ اب اسے خیال ہوا کہ کس طرح بچوں۔ اول اُس نے سوچا کہ کھیتوں میں سے ہو کر بھاگ جاؤں۔ اس خیال سے نہیں کہ اُسے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ راز فاش ہو جائیگا۔ اور ساری کمری کرائی محنت رائیگاں جائیگی۔ یکایک اُسے خیال آیا کہ ذرا چھپ جاؤں۔ شاید ان لوگوں کی باتوں سے کچھ بہ چل جائے یہ سوچ کر وہ جھٹ نزدیک ہی ایک گنجان درخت پر چڑھ گیا اور اپنے گوتوں میں چھپ کر موقع کا منتظر ہو بیٹھا۔

تھوڑی دیر تک تو بالکل سناٹا رہا اور سوائے فیلڈ کون کے ٹرائے: جگاڈر کے چڑچڑانے اور اُنوکے ہوا کرنے کے اس سنسان خجل میں کسی کا نام و نشان نہ تھا۔ کہ یک لخت اُسے کسی کے بہاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ جو جھاڑیوں کو چیرتا اس جگہ پہنچ گیا۔ جہاں اسٹورٹ چھپا ہوا تھا۔ اسی وقت ایک آدمی سامنے خجل میں سے آتا ہوا دکھلائی دیا۔ اسٹورٹ چونکہ

شریف آدمی ہے۔ ابھی زیادہ دن نہیں گزرے جو اس نے مجھے  
ملفت میں دو اشرفیاں دی تھیں۔ اور یہ بات سن کر سخت ناراض  
ہوا کہ اس کے کو جوان نے گواہی دینے میں کیوں دیر کی تھی۔ بلکہ  
ہیں بھی کہا تھا کہ ہوشیار می سے کام کیا جائے۔ نواب کا یہ ساوک  
اس کا رحم دل ہونا ظاہر کرتا ہے۔

**محافظہ۔** اُدہ بیشک ہمارا مالک بڑا فیاض اور رحیم ہے۔ اچھا تو  
اب مجھے قلعہ کو ضرور جانا چاہئے۔ اگر مس باسٹ سے ملنا ہے  
تو نواب کی کوششوں سے ملنا ہے۔ کیونکہ وہ بڑا ہوشیار ہے  
مجھے یقین نہیں کہ چور پھر شور برپا کر کے یہاں پھر آنے کی  
جرات کرے۔ اور پھر ساتھ ہی میرے دوسرے مددگار بھی  
آ رہے ہیں۔

**کانسٹبل۔** اچھا تو میں جدھر سے آیا اُدھری سے کھیتوں میں ہوتا  
ہوا چلا جاتا ہوں۔ مگر یہ غلطی میں ہمارا ایک دوسرے کو گھٹونے  
مارنا بھی باور ہے گا۔ تم نواب سے یہ ذکر کر دینا۔ کہ میں بندوق  
کی آواز سن کر دوڑ کر مدد دینے کے واسطے عین وقت پر پہنچا تھا  
**محافظہ۔** میں اس بارہ میں دیکھ لوں گا کہ تمہاری کوشش رائیگاں  
نہجائے۔ کانسٹبل کھیتوں میں ہوتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ جبکہ وکس  
اسی جگہ چند منٹ بکھڑا رہا۔ اور پھر دبا سلائی عطا کر پناہ خٹ  
سلگایا۔ جبکہ گھنے پتوں میں سے اسٹورٹ نے صرف نوٹس

کہ اُس نے یوں واقعہ ہو کر کیوں کانسٹیبل سے لڑائی کی لیکن اس خیال کو اسٹورٹ نے دماغ کے ایک کونے میں رکھ دیا۔ اور ان کی اور باتیں سننے لگا۔

کانسٹیبل۔ شاید میں بدوق کی آواز نہ سنتا اگر میں مسٹر باسٹ کی گمشدہ لڑکی کی تلاش میں ادھر ادھر نہ پھرتا ہوتا۔

محافظ۔ کیوں لڑکی کو کیا ہوا؟

کانسٹیبل۔ تو تو سنو۔ رئیس کی لڑکی گم ہے۔ دوپہر کو ہوا کھالے نکلی۔ اب تک واپس نہیں کی گئی اور نہ ہی کسی کو معلوم ہے کہ وہ کہاں یا کس طرف گئی ہے۔ تین گھنٹے ہوئے رئیس کے نوکروں نے گھاؤں کا ایک ایک گھر اور قریب کے کھیت وغیرہ ڈھونڈھا ڈراے مگر بیفائدہ کہیں پتہ نہیں۔

محافظ۔ مسٹر لارنس واقعی یہ تو بڑی رنجیدہ خبر ہے۔ اگر اس وقت اُس کبخت چور کا خیال نہ ہوتا جو یہاں ہی کہیں قریب چھپا ہوگا تو میں ضرور قلعہ جا کر اپنے مالک نواب ڈمی گورن کو اس بات کی خبر کرتا۔ کیونکہ نوکروں کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب صاحب مس باسٹ کو بہت چاہتے ہیں۔

کانسٹیبل۔ تمہیں تو صرف نوکروں سے معلوم ہوا ہے۔ اور یہاں تو سارے گھاؤں میں اس بات کی خبر ہے۔ میرے خیال میں تو تمہارا نواب کو خبر کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ بڑا فیاض اور



قلعہ میں جا کر نواب کو خبر کر دیا۔ اور وہ پھر بجائے ایسا کرنے کے اپنی کمین گاہ میں چلا گیا۔ گویا ظاہر کیا کہ نواب کو دینی کے کم ہونے کی خبر ہے۔ میرے وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں اسٹورٹ نے ان باتوں کو یاد کر کے دلیں کہا کچھ ہی ہو میں تو ابھی خالی ہاتھ گھر نہیں جاتا۔ شاید میرا قلعہ میں جانا کچھ فائدہ کر سکے۔ اور یہ خیال کر اودھوہ روانہ ہو گیا سگرول میں سوچتا جاتا تھا کہ اگر اس کو سیدھا نواب کے پاس جانیکا اتفاق ہوا تو وہ اس کو فوراً پہچان لیتا۔ تاہم بھی یہ چلا ہی گیا ہے

جذب کیسا ہے الہی یہ کشش ہے کسلی

پاؤں آٹھے نہیں لیکن میں چلا جاتا ہوں

دور گیا بھی تو پچھلے راستہ اصطبل کی طرف سے سامنے بھاگ کی جانب سے یوں نہ گیا کہ پہرہ دار اس کا لباس و حلیہ دیکھ کر اسے اندر نہ جانے دیا۔ اصطبل کی راہ کا دروازہ ابھی تک کھلا ہوا تھا۔ اور ایک دو آدمی باہر بیٹھے تبا کو بی رہے تھے جو اس کے تجربے ظاہر کر دیا کہ یہ معمولی گھسیارنے نہیں۔ بلکہ نواب کے خفیہ جو کیدار ہیں۔ جن کے نزدیک ہی بجلی کا ایک فانوس جل رہا تھا۔ اسٹورٹ نے مردانہ وار ان کے پاس چلا گیا جبکہ فانوس کی روشنی اس کے پچھے پرانے کپڑوں اور چہرہ پر پڑی جس پر کہ ساٹ روز ڈاڑھی نہ موٹنے نے اور ہی رنگ

کی لابی ناک اور سیاہی مائل بال دیکھے۔ اور یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ اعلیٰ محافظ بجائے قلعہ کو جانے کے ہنس کر سیدھا جنگل کے وسط کی طرف چلا گیا۔

## تیسواں باب

### مشرقی حصہ سے ایک پروردیج

چشم خود میں بند کر و شیم حق میں کھل دو دیکھو پھر کیا صحیح ہے اور ہے کیا کیا غلط اسٹورٹ سے اس شخص رحس کو کانسٹیبل نے لوکس ظاہر کیا تھا کہ قدموں کی آواز دوا میں ہوتے سنی ہی تھی کہ وہ پھر روکی اس نے اس تار کو ڈھونڈھ کر پھر خطرہ کی بندوق سے باندھ دیا جس کے درست کرے میں اسے فریبا پاؤ گھنٹہ لگا۔ جب پھر قدموں کی آواز آئی تو وہ جنگل میں غائب ہو گئی۔ یہ دیکھ کر کہ جھونپٹ کے نزدیک اب جانا ناممکن ہے وہ درخت سے نیچے اترا اور جہاں تار لگا ہوا تھا۔ اس جگہ کو اچھی طرح دیکھ بھال لیا۔ کہ اگر وہ پھر کبھی آوے تو تار کو نہ ٹکرائے۔ بلکہ وہ اسے کاٹ وے اس نے وہ نشانی کر کے باہر کھیت میں نکل آیا۔ اسی وقت گر جا کی گھڑی بے گیارہ بجائے۔ لیکن اسٹورٹ کو لوکس کی ان باتوں سے شبہ پیدا ہونے لگا۔ کہ اول اس نے کانسٹیبل سے کہا کہ وہ جلد

اسٹورٹ۔ (کپڑے اتار اور ڈرا بنگ گون ایک بڑا چوغہ پہنکر)  
 ما کا میا بی سے بھی زیادہ سوائے اس کے کہ میں ایک جھوٹے  
 بد معاش کا سر توڑ آیا ہوں۔ مگر براہ مہربانی تم مجھے اول ایک  
 وسکی و سوڈا دو کہ میں بالکل تھگ گیا ہوں۔ اور پھر میں تمہیں  
 سب حال اول سے آخر تک سناؤں گا۔ آہ میں اس وقت ایک  
 چرٹ کے واسطے پچاس روپیہ دینے کو تیار ہوں۔ مگر نہیں مجھے  
 ابھی تحمل کرنا چاہئے۔ اسٹورٹ نے جب اپنی پیاس بجھا کر تسلی  
 لے لی تو آرام سے بیٹھ کر ریڈ فرن سے سب حال کہنا شروع کیا کہ  
 وہ کس طرح ہار سٹ لاک خبگل کی طرف گیا اور کس طرح وہ خبگل  
 کی حدود کے پاس پھیرا گیا۔ جبکہ لوکس کی باتیں سن کر آخر قلعہ  
 لالکلور جانا پڑا۔ اور کس طرح سے اس نے نواب و ایک خوبصورت  
 عورت کو تنبا کو پینے کے کمرہ میں دیکھا۔

نرس۔ اور کیا میں یہ کہنے میں صحیح ہوں۔ کہ اگر تم کو مجھے اور  
 زیادہ حال نہ کہنا ہوتا تو مجھے آنا بھی نہ کہتے کہ تم مس باسٹ کو  
 اول محافظ کے جھونپڑے میں اور بعد ازاں قلعہ میں ڈھونڈ رہے  
 تھے۔ اچھا ہوا تو اب مسٹر اسٹورٹ کچھ مفصل حال کہو۔ شاید وہ  
 چوہیا و شیرنی والی مثل ہو جائے۔ اور میں تمہیں کچھ مدد  
 دے سکوں۔

اسٹورٹ۔ تم غلطی پر ہو اور صحیح بھی کہتی ہو۔ بیشک میں دینی

میرے خدا میں سمجھتا تھا کہ میں نے دینی کو پا لیا۔ مگر یہ تو کوئی خانگی  
جھگڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور پھر وہ تجھٹ موقوف پا کر کہ ذوبلشمن ابھی  
بیہوش ہی تھا۔ قلعہ کے غربی طرف ہوا غیبیہ کی دیوار پر سے کودا  
کر کھاگ آیا۔

## چوبیسواں باب

### آدھی رات کا صلح و مشورہ

جسکا چارہ نہیں دنیا میں وہ ناچار ہیں ہم  
جسکا مطلب نہ بر آئے وہ طلبگار ہیں ہم  
اب تک دینی کا کچھ پتہ نہیں۔ راڈمی اور باسٹ کو بڑی تشویش  
ہو رہی ہے۔

اسٹورٹ آدھی رات گئے ہال میں اپنے کمرہ کی کھڑکی کے  
نیچے پہنچا۔ قریباً دو بجے تھے۔ جب نرس ریڈفرن نے بخندہ پیشانی  
دروازہ کھول اس کو اندر لیا۔ اور جب وہ آرام سے بیٹھ گیا تو  
اس سے کہا کہ مسٹر باسٹ و راڈمی ابھی صلح کرتے کرتے  
خفک کر سوئے ہیں۔ کہ صبح حوٹ کے آٹھ گھنٹے پھر تلاش شروع کریں  
بیدار ہو رہے ہیں۔ ہاں تم اپنی سناؤ تمہیں کیا پیش آیا تھا  
چہرہ ظاہر کر رہا ہے کہ تم بھی ان کی طرح نا کامیاب ہی آئے ہو

ہونے لگا۔ لیکن وہ جلد سنبھل گیا۔ اور بیان کرنے لگا کہ کس طرح لانگڈن کے بچانے کی کوشش میں گر جا کے اندرونی کمرہ میں گیا۔ جہاں الماری میں پادری کے کپڑے رکھے تھے اور جس کو کھولنے کے ساتھ ہی اُسے اس میں سے تمباکو کی تیز بو آئی۔ جس سے ظاہر ہو گیا۔ کہ کسی خفیہ تمباکو پینے والے نے اس الماری کو اپنے تمباکو پینے کی جگہ بنائی تھی۔ اور اُسے جب یہ معلوم ہوا کہ نہ تو مرحوم پادری اور نہ لانگڈن تمباکو پیتے تھے تو اس کا شک یقین پکڑ گیا۔ کہ قاتل کوئی اور ہی ہے جو تمباکو پیتا ہے۔

گویہ کوئی سراغ نہ تھا۔ جب وہ اپنی اس تلاش میں تھا۔ تو اس نے گر جا کے احاطہ میں قبروں کے درمیان نواب ڈی گورن کو بڑی احتیاط سے کچھ تلاش کرتے دیکھا تھا۔ جس وقت وہ نواب سے ملا تو اُس نے اُس سے کہا کہ وہ زمین پر قاتل کے پاؤں کے نشان دیکھتا تھا۔ مگر نواب کی باتوں پر یقین نہ کر کے جب وہ چلا گیا تو اُس نے خود وہیں احتیاط سے ڈھونڈنا شروع کیا تو خوش قسمتی سے ایک سیپ کاٹن مل گیا۔ جو کسی کی دھکٹ میں لگا تھا۔ گو ظاہر یہ ایک بڑا سراغ نہ تھا۔ پر میں برابر تنگ و دو میں میں لگا رہا۔

یہ دیکھ کر کہ نواب ٹن ہی ڈھونڈھ رہا تھا۔ میں نے ایک



کو دیکھنے قلعہ میں گیا۔ مگر جنگل میں۔ میں اور نیت سے گیا تھا پر  
خیر قبل اس کے کہ میں کوئی قدم اٹھاؤں سب حالت کو مفصل  
بتلا دوں گا۔ تب وہ شروع سے اپنا قصہ بیان کرنے لگا۔ کہ وہ کس طرح اس  
قابل یاد گار توار کو پہنچا۔ اور تمام گاؤں کو مسٹر منیڈیل کے قتل  
ہونے کی وجہ سے گھبراہٹ اور پریشانی میں پایا۔ جبکہ وہ یونہی  
بلا کسی خیال کے اس میں ہاتھ ڈال بیٹھا۔ جس میں اسے اول  
ہی روز معلوم ہو گیا کہ لانگڈن ٹرسٹنگھم بیگناہ ہے۔ اور یہ کہ اس کی  
اور وینی کی خفیہ منگنی ہو گئی تھی۔

نرس۔ قطع کلام کر کے۔ مگر شاید یہ مکتوب معلوم ہوا جب تم نے اپنی  
چھری بہن سے اپنی محبت ظاہر کی؟

اسٹورٹ۔ اوہ تم سارے قصہ تو سن لو۔ پر خیر یہ سچ ہے کہ میں نے  
ایسا کیا۔ لیکن براہ خدا تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا۔ کہ میں اسے  
چاہتا تھا؟

نرس۔ اس کا کوئی مصالحتہ نہیں کہ میں نے کیوں یا کس طرح  
دریافت کر لیا۔ سوائے اس کے کہ تم اپنے آپ کو نا کامیاب  
دیکھ کر اپنے رقیب کے بجائے میں کو شمش کرنے لگے۔

اسٹورٹ نرس کے یوں ٹوکنے میں ذرا حیران ہوا مگر اپنا  
منہ ایک طرف کئے وہ قصہ کہے گیا۔ گواہک دو دفعہ اس نے نرس  
کی پیاری آنکھوں میں کچھ ایسی روشنی معلوم کی کہ اس کا دل بے قابو

نرس۔ بیمار اڈی نے جب تم بیہوش تھے اُس بُن کو پایا۔  
اسٹورٹ۔ نرس تم بہت جلد نتیجہ پر پہنچ جاتی ہو۔ ہاں  
موٹر کار کے حادثہ کے دوسرے دن کی صبح کو ر اڈی کو بُن ملا۔  
جو اُس نے اپنی بہن کو لاکر دیا۔ جس کو وہ ہاتھ میں لے کر بڑی  
دیر تک سوچتی رہی۔ اور شاید آخر کار اُس کے پہننے والے کو  
معلوم کر گئی۔ مگر چونکہ میں بیہوش تھا وہ مجھے تو کچھ نہ کہہ سکی  
کیا یہ میری بیوقوفی نہ تھی کہ فوراً ہوشیار ہو کر اس سے سارا  
حال نہ پوچھ لیا؟

نرس۔ نہیں اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تم تو دشمنوں  
کو موقع دیکر اور پھر ان پر ایک ٹوٹ پرٹنے کی کوشش  
کر رہے تھے۔

اسٹورٹ۔ اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ کہ اول تو صرف  
جھوٹی گواہی دلا کر روپیہ کے زور لانگڈن کو گرفتار کرادیا جس  
کی وجہ اُس بیچارہ عورت نے لاچار ہو کر خود اپنی جان کو خطرہ  
میں ڈال کر اپنے عاشق کو چھوڑنا چاہا۔

نرس۔ اور وہ پیچ جو تم نے قلعہ میں سنی تھی۔ تم دینی کی  
سمجھتے تھے۔

اسٹورٹ۔ نواب کی عبا ربوں نے مجھے آنا قبضہ کیا ہوا تھا  
کہ میں سمجھا وہ اسی کی آواز تھی۔ اور یہ سمجھ چکا تھا کہ دینی وہیں ہے

دن آسے موقع پاکر وہ ٹین دکھایا۔ اور اس کا کچھ حال معلوم کرنا چاہا۔ مگر نواب بڑا عیار ہے۔

نہ ٹھیک اس کی ہرگز کوئی مات مانو

جو دن کو کہے دن تو تم رات جانو

میں آس پر قابو نہ پاسکا۔ حتیٰ کہ واقعات نے مجھے مجبور کیا کہ میں مرحوم پادری کے بھائی کے ساتھ لندن جا کر بھرموں کی تصویریں دیکھوں۔ چونکہ نواب کو میرا جانا پادری کی زبانی معلوم ہو گیا تھا۔ پس نواب نے اپنی موٹر کار کو پیلارنگ کرشمہ سے لکر اکرمیرافصلہ ہی کرنا چاہا تھا۔ کچھ بزرگوں کا لیا دیا آسے آگیا۔ اور میں خوش قسمتی سے بچ گیا۔ گویا چند منٹ پہلے میں اس کی دعا کو سمجھ گیا تھا۔ مگر لاچار تھا۔ اپنا بچاؤ نہ کر سکتا تھا۔

نرس۔ تم تو پورا مضبوط مقدمہ بنائے جانے ہو۔

اسٹورٹ۔ اور وہ صرف شبہات پر۔ اچھا اب وینی کے گم ہونے کا سوال آتا ہے۔ وینی کو میرے ٹین کار از معلوم تھا۔ اور جس سے میں نے کہہ دیا تھا کہ یہ ٹین ضرور پادری کے قاتل کا ہے اس کا بھائی جو مفصل کیفیت سے تو ناواقف تھا مگر جانتا تھا کہ ہم ٹین کے مالک کی تلاش میں ہیں۔ اسی طرح وہ ٹین بھی تھا جو کہ راڈرک جنگل میں محافظ کے جھوپڑے کے پیچھے رکھ دیا گیا تھا۔

اسٹورٹ۔ اپنے جوش کو روک کر کے۔ بخدا تم نے اس کمری کو پورا کر دیا۔ جو میرے خیالات کے زنجیر میں کم کھتی۔ ان حرامزادہ معاشوں نے ایک تیرا اور دو فاختہ والا حساب کرنا چاہا۔ اول بڑے پادری کو قتل کیا۔ کہ اس کا ڈر تھا۔ کہ اُن کی شناخت نہ ہو جائے۔ دوسرے لانگڈن کو گرفتار کرادیا۔ کہ وہ وینی کے حاصل کرنے میں مغل تھا۔ تیسرے وینی جو ہن کے پہنے والے کی تلاش میں کھتی اس کو روک دیا۔ شاید ساتھ ہی زبردستی شادی کرنے کا ارادہ بھی ہو گیا ہو۔

دیکھنا کل کھوکریں کھاتے پھر نیلے انکے سر  
آج نخواستہ زمیں پر جو قدم رکھتے نہیں

نرس۔ ایک بالکل اندھیری نگری کا ڈراما ایسے خاموش انگریزی گاؤں کے اسٹیج پر جو بیسیوں صدی میں کیا جانا تعجب اور حیرت سے خالی نہیں! اور جس کا چیف ایکڑ وہ کمینہ فرانسیسی نواب ہے۔

اسٹورٹ۔ میری پیاری نرس۔ میرا سارا مقدمہ بھی قانون سے خوف لوگوں سے آہڑا ہے۔ جنہوں نے اپنی عیاری کا قیام گاہ اس چپ چاپ گاؤں کو بنا دیا۔ جس میں آہنیں اپنی چالاکوں کے پورا ہونے کی ہر طرح امید کھتی۔ اور میں بھی یقین کرتے لگا ہوں کہ اس ذات شریف فرانسیسی کا اس

اور میں نے پالاجیت لیا۔ اس کے بعد کمرہ میں قدرے خاموشی رہی جس کو ریڈ فرن نے یوں توڑا۔

نرس۔ واقعات چچ وریج ہوتے جاتے ہیں اور عقدہ حل ہونے میں نہیں آتا۔ اگر تمہارے بیان سے مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ نواب دینی کو چاہتا ہے۔ تو تب میں ضرور کہتی کہ یہ کام بھی نواب ہی کا ہے۔

اسٹورٹ۔ دراصل نواب تو دینی کو چاہتا ہے یہ مجھے آج رات معلوم ہوا۔ اور پھر اس نے جو باتیں سنیں تھیں کہہ سنائیں۔

نرس۔ مذاقہ ہنستے ہوئے۔ مسٹر اسٹورٹ میں تم بڑے بھی کا الزام رکھتی ہوں۔ کہ تم عورتوں کی ذرا سی بات نہ سمجھتے۔ سو سنو۔ وہ خوبصورت عورت جو ریشمی لباس میں کھتی جس نے جو اپرات پہنے ہوئے تھے۔ اور جو قلعہ لائلپور میں جھگڑا کر رہی تھی۔ وہ درشت ہے۔ وہ قدرتی حسد اور جلایا تھا کہ وہ عورت دوسری عورت کو دیکھ کر نہ برداشت کر سکتی تھی۔ یعنی نواب نے ضرور دینی کو قلعہ ہی میں مقید رکھا ہے۔

یہ سنی کہ اسٹورٹ قدرے خاموش ہو گیا اور اپنی انگلیوں سے کھیلتا رہا۔ جتنا زیادہ وہ خیال کرتا تھا۔ اتنا ہی اسے یقین ہوتا جاتا تھا کہ نرس صحیح کہتی ہے۔



یہ خبر فوراً نرس ریڈ فرن کو کر دی گئی۔ جو اس وقت گھر کی بالکونہ  
نظر آتی تھی۔ اور جس نے اپنے مرلین کو حرف بحرف سنا دیا  
جو بہت ہی بیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔ کہ کب دن گزرے اور وہ  
رات کو آخری تماشہ کرے گا۔ دینی ضرور خشک میں پوشیدہ  
رکھی گئی ہے۔ آج میں ان خطرہ کی بندوق والی تانوں کا  
خیال رکھوں گا۔

نہیں عصر کے وقت ڈاکیا ایک خط ہال میں لا کر دے گیا  
جس نے اسٹورٹ کے خیالی بادبان سے ہوا کھینچ لی۔ اور اس  
کا رنج بدلدیا۔ خط نرس ریڈ فرن کے نام تھا۔ جو اسی تاریخ کا  
تھا۔ اور اس کا مضمون مفصل ذیل تھا۔

از مکان نمبر ۳۳ کائیتس لین لیبتہ۔ لندن۔ جنوبی و مغربی۔

پیاری نرس!

تم اس قدر مہربان اور رحم دل ہو کہ میں تم پر اعتبار کر کے خفیہ  
طریقہ یہ چند سطور لکھتی ہوں۔ اول یہ کہ میں بکثرت ہوں۔ اور  
میں اپنی خوشی گھر سے آئی ہوں۔ کہ کوشش کر کے لانگڈن  
ٹریننگھم کو جو بیگناہ ہے چھوڑاؤں۔ جس سے خفیہ میری منگنی  
ہو گئی ہے۔ میرا والد سخت ناراض ہو گا۔ اگر اس سے یہ معلوم ہو گیا  
کہ میں کیا کر رہی ہوں۔ سو اس لئے میں تیرا پھر دہرہ کرتی ہوں  
کہ تم ہال کے کسی شخص کو خبر نہ کرنا۔ جنہیں میں بہت جلد خبر دے دوں گی

مگر وہ سے ضرور تعلق ہے۔ پر خیر اب ہلکو خاموشی سے آرام کرنا چاہئے۔ دیکھیں کل صبح نے ہمارے واسطے کیا جمع کر رکھا ہے

## پچھلیسواں باب

### قصبہ لمیبتہ کا پیرانا گھر

بھی سے چلتے ہیں چائے مرے سکھاتے ہوئے  
مٹائے آئے ہیں مجھ کو مرے بنائے ہوئے

آخر صبح ہوئی۔ مگر وہ کوئی تسلی وہ صبح نہ تھی۔ دینی اسی طرح  
گم تھی۔ اور نا ہی تلاش کرنے والے لوگوں نے کوئی سراغ  
لگایا تھا۔

مسٹر باسٹ وراڈی گجر دم ترٹ کے ہی سے پیدل چلے گئے  
تھے۔ جو بہت دیر بعد واپس آئے۔ اور کچھ کھا کر پھر چلے گئے  
اور ون پھر باہر رہے۔ صبح خود نواب ڈی گورن باسٹ ہائی  
آیا۔ اور دینی کی بابت پوچھ کر درو سے بھرا افسوس ناک تسلی  
وہ پیغام چھوڑ گیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ گیا کہ رئیس صاحب  
سے کہہ دینا کہ میں نے اپنے علاقہ میں خبر بھیج دی ہے۔ کہ وہ  
جنگلوں و کھڈوں میں تلاش کریں۔ شاید اس میں  
کس بھول کر یہ علی گئی ہوا صداسہ گم کر بیٹھی ہو۔